9 شعبہ بیمہ میں خطرے کی جانچ

9.1 تعارف

بیمہ خطرے کے انتظام کی ایک شکل ہے جسے ناگہانی نقصان کے خطرے کے خلاف پیش بندی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رِسک پریمیم کے عوض خطرے کا نقصان ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اس طرح شعبہ بیمہ خطرے کی منتقلی اور تقسیم کی سہولت کے ذریعے معاشی عاملین کو مختلف سودے کرنے کے قابل بنا کر مالی استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ بیمہ زندگی مالی نظام کے ایک لازمی جز کی حیثیت رکھتا ہے اور ان بچتوں و طویل مدتی ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں کا ذریعہ بنتا ہے جو بانڈ منڈیوں کی ترقی و نمو کے لیے ضروری ہیں۔ پاکستان جیسے ممالک میں مالی وساطت کے حوالے سے اس کا کردار اہم ہے جہاں مالی نفوذ کی سطح کم ہے۔ ملک میں مجموعی بیمے کا نفوذ[1] صرف 0.8 فیصد ہے جو علاقائی اوسط کے 2.0 فیصد سے کافی کم ہے (باکس 9.1)۔

باکس 9.1: عالمی بیمہ: عالمی بحران کے اثرات اور 2009ء کے امکانات

2008ء میں عالمی بیمہ پریمیم کی رقم تقریباً 4270 ارب ڈالر رہی جس میں 2490 ارب ڈالر کا حصہ حیاتی کاروبار اور 1779 ارب ڈالر غیر حیاتی بیمے کا ہے۔ شعبے کا ادا شدہ سرمایہ غیر حیاتی بیمے میں 15 تا 20 فیصد اور 30 تا 40 فیصد حیاتی بیمے میں کم ہوا ہے۔ 2008ء میں حیاتی پریمیم میں 3.5 فیصد کمی واقع ہوئی جو زیادہ تر سال کی دوسری ششماہی میں مالی بحران کے باعث ہوئی جبکہ بیمہ تحفظ کی طلب میں کمی اور پریمیم کی شرح کم ہونے کے باعث غیر حیاتی پریمیم میں 0.8 فیصد کی معمولی کمی ہوئی۔

2009ء اور 2010ء میں بیمہ صنعت میں ملی جلی صورتحال کا امکان ہے۔ حیاتی بیمہ کے طویل اور وسط مدتی امکانات بدستور مثبت ہیں۔ اس کے پریمیم میں نمو کم بلکہ منفی رہے گی کیونکہ بے قابو اسٹاک منڈیاں یونٹ لنکڈ بچت مصنوعات پر مسلسل منفی اثرات ڈال رہی ہیں۔ حقیقی معیشت میں بحالی سے بلند حیاتی پریمیم اور بہتر سرمایہ کاری کے نتائج متوقع ہیں کیونکہ اثاثوں کی قیمتیں بحال ہوں گی۔

جدول 1: ایشیائی ممالک کا تقابل

	بیمہ نفوذ: پریمیم بلحاظ فیصد جی ڈی پی 2008ء				پریمیم کا حجم (ملین ڈالر)			عالمی منڈی کا حصہ (فیصد)
ملک	**درجہ**	**کل کاروبار**	**حیاتی**	**عمومی**	**درجہ**	**2008ء**	**2007ء**	**2008ء**
بھارت	31	4.6*	4.0*	0.6	14	56,190*	57,782	**1.32**
ملائیشیا	33	4.3*	2.8*	1.5*	34	9,335*	8,633	**0.22**
چین	43	3.3+	2.2+	1.0+	6	140,818+	92,483	**3.30**
سری لنکا	71	1.4**	0.6**	0.9**	78	623**	469	**0.01**
فلپائن	73	1.4*	0.9*	0.5*	54	2,299*	2,105	**0.05**
انڈونیشیا	75	1.3*	0.9*	0.4*	39	6,903*	6,983+	**0.16**
ایران	78	1.1+	0.1+	1.1+	47	4,243+	3,645	**0.10**
بنگلہ دیش	80	0.9**	0.7**	0.2**	75	717**	617**	**0.02**
پاکستان	83	0.8**	0.3**	0.4**	63	1,133**	1,094	**0.03**
سعودی عرب	85	0.6	0.0`	0.6	50	3,070	2,290	**0.07**

+صوبائی   *تخمین شدہ   **امریکی ڈالر میں تخمین شدہ قدر بشرطیکہ بیمہ نفوذ مستقل ہو

ماخذ: سگما 03/2009 عالمی بیمہ 2008ء میں

اس باب میں مالی شعبے کے اہم جز کی حیثیت سے شعبہ بیمہ کی کارکردگی کا جائزہ دیا گیا ہے۔ عمومی اور حیاتی بیمہ کے شعبوں میں ترقی کی تفصیلات بتائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ملک میں نو بیمہ کی وسعت کا عمومی جائزہ اور نو قائم شدہ تکافل صنعت کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

9.2 ضوابطی ڈھانچہ

بینکاری نگرانی کی بازل کمیٹی کی طرف سے کفایت سرمایہ کے معیاری فریم ورک بازل دوم کی طرح یورپ میں بیمہ صنعت کی ضابطہ کاری کے لیے محتاطیہ معیارات کا یکساں اور معیاری کوڈ 'سالوینسی دوم' متعارف کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے[2] جو اکثر 'بیمہ کاروں کا بازل' کہلاتا ہے۔ سالوینسی دوم سرمائے کی مطلوبہ سطح اور خطرے کی شناخت، پیائش اور سطح کے انتظام کے طریقہ کار پر عمل درآمد کے لیے جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے۔[3]

[1] کل پریمیم بلحاظ فیصد جی ڈی پی۔

[2] یورپی کمیشن کی طرف سے اس پر عملدرآمد 2012ء میں ہوگا۔

[3] ''مالی شعبے کی جانچ 2004''، بینک دولت پاکستان کے باب 8 میں سالوینسی دوم فریم ورک کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

شعبہ بیمہ میں نیم بینکاری سرگرمیوں میں اضافے اور بینکوں اور بیمہ کمپنیوں کے درمیان بڑھتے ہوئے کاروباری روابط کے باعث بیمے کے قواعد وضوابط کی اہمیت کو تقویت ملی ہے اور ضابطہ کاروں کے درمیان تعاون میں اضافہ ہوا ہے۔ ایس ای سی پی اور وزارت تجارت ملکی شعبہ بیمہ کے ضابطہ کار ہیں اور انشورنس آرڈیننس 2002ء کے مطابق اس کے نظم ونسق کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ایس ای سی پی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف انشورنس سپروائزرز (**باکس 9.2**) کا رکن ہونے کی وجہ سے بیمہ صنعت میں بہترین طور طریقوں کو رائج کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے اور وقتاً فوقتاً قواعد وضوابط وضع کرتا اور جاری کرتا ہے۔

باکس 9.2: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف انشورنس سپروائزرز (آئی اے آئی ایس)

یہ ادارہ 1994ء میں قائم کیا گیا۔ یہ 140 ممالک کے بیمہ ضابطہ کاروں اور نگرانوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کا عالمی بیمہ پریمیم میں حصہ 97 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ اس کے 120 مبصرین بھی ہیں۔ آئی اے آئی ایس کے متعین کردہ اصول بیمے کی مؤثر نگرانی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اصول ان شعبوں کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں بیمہ نگراں کو اختیار یا کنٹرول ہونا چاہیے اور اسی کی بنیاد پر معیارات متعین کیے جاتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل اصولوں پر مشتمل ہیں:

- بین الاقوامی بیمہ کاروں کی نگرانی اور بیمہ گروپوں اور ان کے سرحد پار کاروبار پر لاگو ہونے والے اصول (بیمہ معاہدہ)، دسمبر 1999ء
- بیمہ کاروبار چلانے کے اصول، دسمبر 1999ء
- کفایت سرمایہ اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اصول، جنوری 2002ء
- نو بیمہ کاروں کی نگرانی کے لیے کم از کم شرائط کے اصول، اکتوبر 2002ء
- گروپ وار نگرانی پر اصول نمبر 3.4
- بیمہ کے بنیادی اصول اور طریقہ کار، اکتوبر 2003ء
- انٹرنیٹ پر بیمہ سرگرمیوں کی نگرانی کے اصول، اکتوبر 2004ء

ماخذ: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف انشورنس سپروائزرز (آئی اے آئی ایس)

9.3 شعبہ بیمہ کا عمومی جائزہ

گذشتہ چند برسوں میں سازگار معاشی حالات، پورے مالی شعبے کی توسیع، بڑے سرکاری اداروں کی نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری میں اضافے کے باعث بیمہ کی صنعت میں شاندار نمو ہوئی۔ تاہم 2007ء کے اواخر سے معاشی عدم استحکام، عالمی مالی منڈیوں میں ہلچل اور ملکی ایکویٹی مارکیٹ میں انتشار کے ساتھ سیکورٹی کی خراب صورتحال کے باعث 2008ء میں شعبہ بیمہ کی کارکردگی کو نمایاں چیلنجز کا سامنا رہا۔ 27 دسمبر 2007ء کو سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی شہادت کے نتیجے میں جنم لینے والی غیر متوقع اور غیر معمولی صورتحال میں شعبہ بیمہ نے 6 ارب روپے کے دعووں کی تکمیل کرکے اپنی استقامت ثابت کی۔ 2008ء کے اختتام پر شعبہ بیمہ کے بنیادی اثاثے 341.4 ارب روپے تھے جو 2007ء سے 5 فیصد زیادہ ہیں۔ مالی شعبے کے کل اثاثوں میں بیمہ اثاثوں کا حصہ 4.5 فیصد ہے جو جی ڈی پی کا 3.3 فیصد ہے۔ **جدول 9.1** میں بیمہ صنعت کے شعبہ وار اثاثوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔

9.3.1 ملکیت کی ساخت

جدول 9.1 سے ظاہر ہے کہ حکومتی ملکیت میں قائم حیاتی بیمہ کمپنی کا حجم مجموعی بیمہ صنعت میں سب سے زیادہ ہے اور 2008ء کے اختتام پر کل اثاثوں میں اس کا حصہ 66.8 فیصد ہے جبکہ نجی شعبہ غیر حیاتی بیمے کے کاروبار میں حاوی ہے۔ اس کا حصہ غیر حیاتی شعبے کے کل اثاثوں میں 78 فیصد ہے جبکہ سرکاری شعبے میں حیاتی بیمے کا حصہ حیاتی شعبے کے کل اثاثوں میں 90 فیصد ہے۔

پاکستان میں 2008ء میں 45 بیمہ کمپنیاں کام کر رہی تھیں۔ ان میں 34 عمومی بیمہ کمپنیاں، 5 حیاتی بیمہ کمپنیاں، ایک نو بیمہ کمپنی اور 5 تکافل کمپنیاں شامل ہیں۔ پاکستان میں بیمے کے کاروبار کا ارتکاز بہت زیادہ ہے: اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کا مجموعی اثاثوں میں حصہ 56.2 فیصد ہے اور 90.0 فیصد غیر حیاتی بیمہ اثاثوں کا ہے۔ عمومی بیمہ کمپنیوں میں بھی ارتکاز کی سطح زیادہ ہے لیکن اتنی غیر متوازن ہے کہ چار سر فہرست عمومی بیمہ کمپنیوں کا کل اثاثوں میں حصہ 70 فیصد سے زائد ہے۔ پانچ سر فہرست عمومی بیمہ کمپنیوں میں سے 4 کمپنیاں کے ایس ای 100 اشاریہ میں شامل ہیں جن کی منڈی میں سرمایت 2.8 فیصد ہے (**جدول 9.2**)۔

شعبہ بیمہ میں پائے جانے والے خطرات کو کئی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جیسے تکنیکی خطرہ، خطرۂ قرض، منڈی کا خطرہ اور خطرۂ سیالیت۔ ان خطرات کے علاوہ عملی، انتظامی اور کنٹرول اسٹرکچر خطرات بھی ہیں۔[4] حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ میں کاروبار کی نوعیت کے لحاظ سے ان خطرات کی شدت مختلف ہوتی ہے۔

[4] ''شعبہ بیمہ اور مالی استحکام: عالمی تناظر اور اسرائیل کی صورتحال کا جائزہ'' وٹز مین نگر، نومبر 2005ء، بینک آف اسرائیل۔

جدول 9.1: شعبہ بیمہ کی ساخت اور اثاثے

	2001ء	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
کل اثاثے (ارب روپے)	113.4	129.7	151.3	174.6	201.7	246.1	325.1	341.4
حصہ فیصد میں								
حیاتی	73.7	73.7	71.4	71.0	70.6	67.1	59.0	62.7
سرکاری	71.6	71.2	67.7	66.8	65.5	61.5	52.1	56.6
ملکی	1.2	1.5	2.4	2.6	3.1	3.3	4.2	3.6
بیرونی	0.9	1.0	1.3	1.6	2.0	2.3	2.5	2.5
غیر حیاتی	23.4	23.1	24.5	25.2	26.6	30.2	37.2	32.9
سرکاری	9.9	9.4	9.3	8.6	8.4	7.4	6.6	6.5
ملکی	12.7	12.8	14.2	15.9	17.4	22.0	29.8	25.7
بیرونی	0.8	0.9	1.0	0.7	0.8	0.8	0.8	0.7
نو بیمہ								
سرکاری	2.9	3.2	4.1	3.8	2.8	2.6	3.2	3.7
تکافل	-	-	-	-	-	0.3	0.5	0.8
کل مالی شعبے کے اثاثوں میں حصہ	3.7	3.8	3.8	3.8	3.9	4.1	4.6	4.5
جی ڈی پی کا فیصد	2.7	2.9	3.1	3.1	3.1	3.2	3.8	3.3

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

حیاتی بیمے میں خطرے کا سب سے اہم عنصر ان سودوں کی تکنیکی جانچ میں ہوتا ہے جن کے لیے بیمہ تحفظ درکار ہوتا ہے۔ بیمے کے حساب اور اس سے متعلقہ پیمانوں [5] میں غلطیوں کے نتیجے میں بیمہ دعووں کی رقم منافع سے متناسب نہیں ہوسکتی ہے۔

9.4 حیاتی بیمہ

حیاتی بیمہ اس طرح مالی وساطت کی سہولت فراہم کرتا ہے کہ اس سے طویل مدتی مالی بچت ہوتی ہے۔ اس تناظر میں طے شدہ منافع اور خطرہ جزدان کی حامل کمپنیوں کی سرمایہ کاری سے حاصل منافع میں عدم مطابقت سے حیاتی بیمہ کمپنیوں کے استحکام کو خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ **جدول 9.3** سے ظاہر ہے کہ حیاتی بیمہ کمپنیوں میں سرمایہ کاری کا غالب حصہ ہے۔ کل اثاثوں میں یہ حصہ 77.3 فیصد ہے۔ اس میں سے 80 فیصد سرمایہ کاری خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں اور 19 فیصد ایکویٹی منڈی میں کی گئی ہے اور اس وجہ سے منڈی کے خطرے کا امکان کم ہے۔ تاہم سرمایہ کاری کا زیادہ حصہ ہونے کی وجہ سے حیاتی بیمہ شعبے کی چھوٹی کمپنیوں پر شدید اثر پڑ سکتا ہے کیونکہ وہ زیادہ منافع حاصل کرنے کی کوشش میں حکومتی تمسکات اور دیگر معینہ منافع والے وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کرنے کی بجائے ایکویٹی میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔

جدول 9.2: کے ایس ای 100 اشاریہ میں شامل بیمہ کمپنیاں

کمپنی کا نام	اشاریے کا وزن (فیصد)	منڈی سرمایہ* (ارب روپے)
آدم جی انشورنس	0.4	9.8
ای ایف یو جنرل انشورنس	0.8	20.8
ای ایف یو لائف انشورنس	0.6	17.2
آئی جی آئی انشورنس	0.2	5.8
نیو جوبلی انشورنس	0.3	7.2
پاک ری انشورنس	0.5	13.6
کل	2.8	74.8
کے ایس ای 100 منڈی سرمایہ		2,588.9

*31 اکتوبر 2009ء تک

ماخذ: کراچی اسٹاک ایکسچینج

جدول 9.3: 2008ء میں حیاتی بیمے کے اثاثوں کی تقسیم

ارب روپے، حصہ فیصد میں

	رقم	حصہ
نقد اور بینک بیلنس	23.1	10.8
قرضے	13.7	6.4
سرمایہ کاریاں	165.3	77.3
سرمایہ کاری جائیداد	2.4	1.1
واجب الادا لیکن غیر ادا شدہ پریمیم	4.8	2.2
مکسوبہ سرمایہ کاری آمدنی	2.1	1.0
دیگر	2.5	1.2
کل	214.0	100.0

ماخذ: حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

[5] اموات اور بیماری کی شرح، اوسط عمر، مستقبل میں آئندہ کمانے کی استعداد وغیرہ۔

مجموعی مالی نظام کے اثاثوں میں حیاتی بیمہ کے اثاثے 3.4 فیصد ہیں جبکہ اس کی امانتیں[6] بینکاری شعبے کی امانتوں کے ایک فیصد سے بھی کم ہیں جس سے بینکاری شعبے اور حیاتی بیمہ کمپنیوں میں کمزور ربط کی عکاسی ہوتی ہے۔

9.4.1 کارکردگی کا جائزہ

2008ء میں بیمہ صنعت کے کل اثاثوں میں حیاتی بیمہ کمپنیوں کا حصہ 63.0 فیصد تھا جبکہ 2007ء میں 59.0 فیصد تھا۔ یہ اعدادوشمار 5 کمپنیوں پر مشتمل ہیں۔ سرکاری اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی نے اپنا حصہ برقرار رکھا ہوا ہے جیسا کہ **شکل 9.1** میں دکھایا گیا ہے لیکن ملکی کمپنیوں کا حصہ بیرونی کمپنیوں میں منتقل ہوگیا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ 08ء میں دو نئی کمپنیوں[7] کو حیاتی بیمہ کنندہ کے لائسنس جاری کیے گئے۔

شکل 9.1: حیاتی بیمہ کے اثاثوں کی ساخت

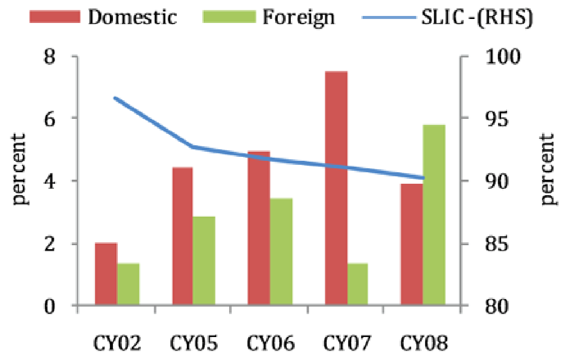

Source: Annual Audited Accounts of LICs

سرمایہ کاریاں

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سرمایہ کاری جزدان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی سرمایہ کاری میں حکومتی تمسکات کا حصہ سب سے زیادہ (80 فیصد) ہے (**شکل 9.2**)۔ 2007ء تک آمدنی کا بڑا حصہ ایکویٹی سرمایہ کاری کا ہوتا تھا۔ 2008ء میں ایکویٹی منڈی میں انتشار کے باعث شعبے کی آمدنی پر منفی اثرات پڑے اور اس میں 730 ملین روپے کی کمی واقع ہوئی (**جدول 9.4**)۔

شکل 9.2: حیاتی بیمہ کمپنیوں کا سرمایہ کاری جزدان

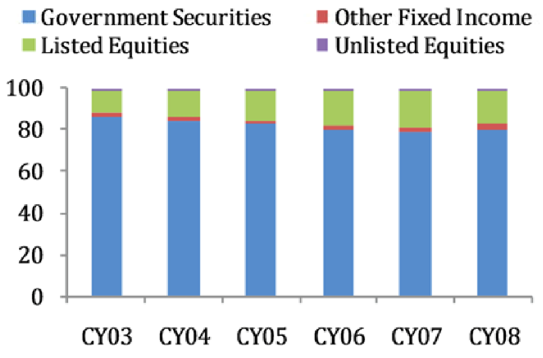

Source: Annual Audited Accounts of LICs

دعوے اور پریمیم

دعوے اور پریمیم بیمہ کاروبار کا اہم جز ہیں: بیمہ کمپنیوں کے لیے پریمیم محاصل کا بنیادی ذریعہ ہیں جبکہ دعووں پر باضابطہ کارروائی سے صارفین کے نقصان کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

جدول 9.4: حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری آمدنی

	2007ء	2008ء
حکومتی وثیقہ جات	99	122
دیگر معین آمدنی	41	62
منافع مقسمہ آمدنی	25	30
اسٹاک اور حصص کی فروخت	863	-730
کل	1,028	-516

ماخذ: حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

2008ء کے دوران حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے دعووں کا تناسب (خالص دعوے رخالص پریمیم) 47.5 فیصد رہا جو 2007ء کے مقابلے میں ایک فیصد کم ہے۔ اس کا سبب پریمیم کی بلند نمو ہے اور یہ اسی مدت کے دوران عمومی بیمہ کمپنیوں کے 62.3 فیصد دعووں کے تناسب سے بہت کم ہے۔ حیاتی بیمہ دعوے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں اور انتقال کی صورت میں یا عرصیت مکمل ہونے یا حیاتی بیمہ پالیسی واپس لینے پر اس کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ دعووں کا تناسب کم ہونے کی ایک اور وجہ پریمیم میں اضافے کے ساتھ عوام میں حیاتی بیمہ بچت مصنوعات کے بارے میں بڑھتی ہوئی آگاہی اور شعبے کی طرف سے نئی مصنوعات کو متعارف کروانا ہے (**شکل 9.3**)۔

[6] بیمہ کمپنیاں اپنے اثاثوں کا حصہ بینکوں کے جاری امانتوں اور قلیل مدتی معینہ امانتوں میں رکھتی ہیں۔
[7] ایشیا کیئر ہیلتھ اور لائف انشورنس کمپنی اور آدم جی لائف انشورنس کمپنی۔

حیاتی بیمے کے انفرادی دعوے

2008ء کے دوران انفرادی حیاتی بیمہ دعووں کی رقم بڑھ کر 11.3 ارب روپے ہوگئی جبکہ 2007ء میں 9.1 ارب روپے تھی جیسا کہ **شکل 9.4** میں دکھایا گیا ہے۔ انفرادی دعووں میں سب سے زیادہ حصہ (50.8 فیصد) ان صارفین کا ہے جو حیاتی بیمہ پالیسیوں کو ان کی عرصیت کی تکمیل تک رکھتے ہیں۔ **شکل 9.4** میں دیکھا جا سکتا ہے کہ عرصیت پوری کرنے والے دعووں کے حصے میں اضافے کا رجحان ہے۔ یہ ایک مثبت اشارہ ہے کہ لوگوں کو اس بارے میں آگاہی ہے اور وہ اپنا مستقبل محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

2008ء میں واپس لی گئی پالیسیوں کے دعوے مجموعی دعووں کا 35.8 فیصد تھے جبکہ 2007ء میں یہ 34.4 فیصد تھے۔ 2008ء کے آخر میں موت کی بنا پر داخل کیے جانے والے دعوے 12.3 فیصد تھے جبکہ گذشتہ سال کے آخر میں یہ 14.3 فیصد تھے۔

حیاتی بیمہ گروپ کے دعوے

اس زمرے میں اگرچہ موت کی بنا پر داخل کیے گئے دعوے سب سے زیادہ ہیں تاہم 2008ء میں یہ کم ہو کر 76.9 فیصد ہو گئے جبکہ 2007ء میں 82.1 فیصد تھے۔ بنیادی طور پر گروپ پالیسیاں مختلف کمپنیاں اپنے ملازمین کے فائدے کے لیے لیتی ہیں (**جدول 9.5**)۔

حیاتی بیمے کے مالی صحت کے اظہاریے

حیاتی بیمہ کمپنیوں کی مالی صحت کی جانچ کے لیے اس سیکشن میں مالی صحت کے اظہاریوں کا جائزہ دیا گیا ہے جس کی تفصیلات **جدول 9.6** میں دی گئی ہیں۔

شکل 9.3: مجموعی پریمیم اور دعوے

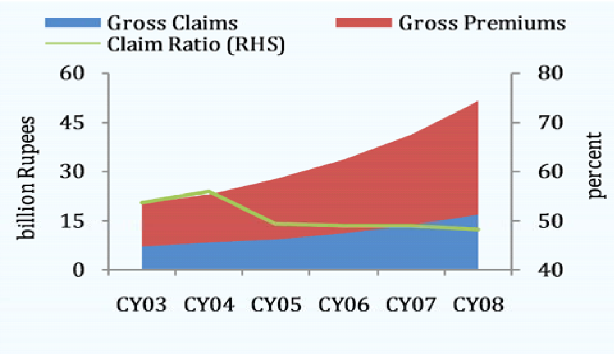

Source: Annual Audited Accounts of LICs

شکل 9.4: انفرادی حیاتی بیمہ کمپنیوں کی زمرہ بندی

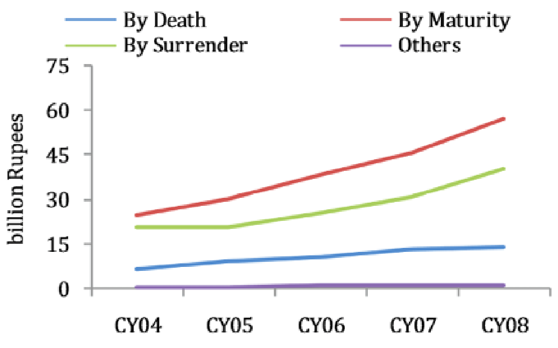

Source: Audited Annual Accounts of LICs

جدول 9.5: گروپ حیاتی بیمہ دعووں کی زمرہ بندی (فیصد)

	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
بربنائے موت	92.9	86.8	82.1	76.9
بربنائے تکمیل میعاد	0.5	0	0.1	0
بربنائے تنسیخ	0	0.6	1.2	2.8
تجرباتی ری فنڈ	1.8	7.9	9.2	13.6
دیگر	4.8	4.7	7.4	6.6
کل (ملین روپے)	**3,015**	**3,541**	**4,321**	**5,442**

ماخذ: حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

جدول 9.6: حیاتی بیمہ شعبے کے لیے مالی صحت کے اظہاریے

زمرہ	فارمولا	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
کفایت سرمایہ	سرمایہ / کل اثاثے	1.4	1.7	1.5	1.5	1.7	2.1	2.1
	ایکویٹی کی شرح نمو	18.6	20.2	37.6	31.5	28.9	40.4	2.0
	اثاثوں کی شرح نمو	14.4	12.6	15.1	14.9	15.4	16.8	11.6
اثاثوں کا معیار	سرمایہ کاری آمدنی/خالص پریمیم	113.7	82.5	98	78.9	73.1	78.3	(1.9)
عملی تناسب	دعوے کا تناسب= خالص دعوے/خالص پریمیم	47.4	64	56.5	62.2	49.5	48.5	47.5
	اخراجات کا تناسب= اخراجات کا انتظام/خالص پریمیم	39.3	38.1	40.5	36.7	32.1	34.2	36.8
آمدنی و نفع آوری	اثاثوں پر منافع= منافع/ کل اثاثے	0.3	0.4	0.3	0.3	0.4	0.9	(0.1)
	سرمایہ کاری آمدنی/سرمایہ کاری اثاثے	15.2	12.6	14.4	13.5	12.6	9.7	(0.4)
نو بیمہ اور ایکچوئیریل اجرا	خطرے اور گرفت کا تناسب= خالص پریمیم / مجموعی پریمیم	96.9	97.2	97	96.8	96.8	96.8	96.9

ماخذ: حیاتی بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

شرح کفایت سرمایہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء میں ایکویٹی کی شرح نمو میں کافی بگاڑ پیدا ہوا جس کا بنیادی سبب ایکویٹی سرمایہ کاری قدر کی کمی اور بھاری نقصانات ہیں۔ دوسری جانب، عملی تناسبات میں تسلسل کے ساتھ بہتری دیکھی گئی ہے۔ مجموعی خطرے اور گرفت کا تناسب خاصا بلند ہے جس سے نو بیمہ کمپنیوں پر کم انحصار ظاہر ہوتا ہے (شکل 9.5)۔ 2008ء میں نقصانات کے باعث آمدنی اور نفع آوری کے تناسبات نمایاں نہیں ہیں۔

شکل 9.5: حیاتی بیمہ کمپنیوں کا خطرے اور گرفت کا تناسب

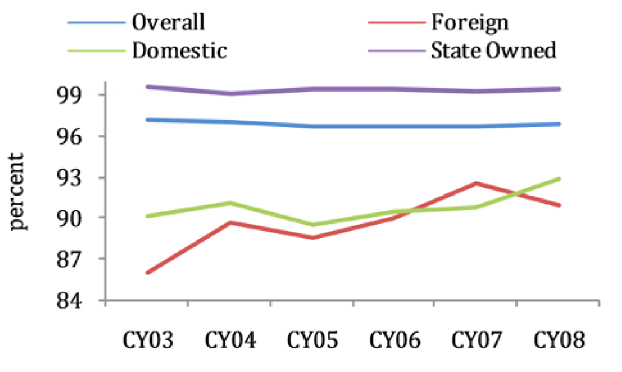

Source: Annual Audited Accounts of LICs

9.5 عمومی بیمہ

عمومی بیمہ کمپنیوں کے مختص اثاثوں (شکل 9.6) سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیاتی بیمے کی طرح عمومی بیمے میں سرمایہ کاری کا حصہ زیادہ ہے تاہم اس کی مطلق سطح 54.0 فیصد ہے جو قدرے کم ہے۔

شکل 9.6: عمومی بیمہ کمپنیوں کے مختص اثاثے

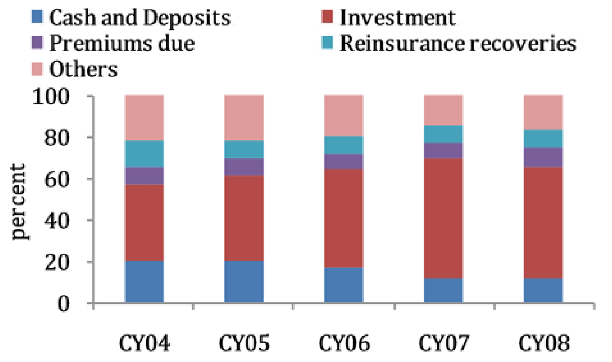

Source: Annual Accounts of General ICs

جدول 9.7 میں عمومی بیمہ کمپنیوں کی مجموعی سرمایہ کاری جزدان کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ حیاتی بیمہ کے برخلاف عمومی بیمے میں قلیل مدتی پریمیم کے باعث ایکویٹی منڈی اور مختصر مدتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کا رجحان ہے تا کہ منافع زیادہ ہو اور فوری نوعیت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا جا سکے۔ عمومی بیمہ کمپنیوں کا یہ طرز عمل شعبے کے لیے منڈی کے خطرے کا باعث ہو سکتا ہے کیونکہ ایکویٹی منڈی میں ہونے والے کوئی بھی تبدیلی براہ راست شعبے کی سرمایہ کاری اور اس کے منافع پر اثر انداز ہوتی ہے۔

جدول 9.7: عمومی بیمہ کمپنیوں کا سرمایہ کاری جزدان

ارب روپے، حصہ فیصد میں

متعلقہ فریقوں میں	رقم	حصہ
منسلک ادارے میں سرمایہ کاری	9.1	28.7
محفوظ برائے تجارت	0.0	0.0
دستیاب برائے فروخت	6.0	19.0
ذیلی مجموعہ	15.2	47.7
دیگر		0.0
محفوظ برائے تجارت	0.4	1.2
محفوظ تا عرصیت	0.0	0.0
-حکومتی وثیقہ جات	8.9	27.9
-میعادی مالکاری وثیقہ جات (فہرستی)	0.3	0.9
-دیگر معین آمدنی وثیقہ جات	0.8	2.6
دستیاب برائے فروخت		0.0
ایکویٹی محولہ / غیر محولہ	6.3	19.7
کل	31.8	100

ماخذ: عمومی بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

عمومی بیمہ کمپنیوں کو تکنیکی خطرے کی جانچ کے حوالے سے بھی مسائل کا سامنا ہے جیسا کہ کچھ مشتبہ کیسز سے ظاہر ہے جن میں بعض کیمیکل اور پینٹ بنانے والی فرموں نے مناسب حفاظتی اقدامات نہیں کیے جس سے آگ لگنے کا خطرہ اور شدت بڑھ گئی۔

حیاتی بیمے کے برخلاف عمومی بیمے کے معاہدے اور پریمیم کی مدت زیادہ سے زیادہ ایک سال ہے اور خطرے کا تحفظ ہوتا ہے۔ نظم سیالیت بھی حیاتی بیمہ سے مختلف ہے کیونکہ حیاتی بیمے میں بچت کرنے والے کو منافع کے بارے میں پالیسی لیتے وقت ہی بتا دیا جاتا ہے جس سے کمپنی کو واجبات کے انتظام کے لیے مطلوبہ سیالیت کا حساب لگانے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ لیکن عمومی بیمے قدرتی آفت یا غیر متوقع خطرات سے زیادہ متاثر ہوتی ہے اور عمومی بیمہ کمپنیاں صرف ان حادثات کے وقوع پذیر ہونے پر ادائیگی کرتی ہیں۔ عمومی بیمہ کمپنیوں کی امانتیں بینکاری نظام کی کل امانتوں کے ایک فیصد سے بھی کم ہیں اور ان کے اثاثے کل مالی نظام کے اثاثوں کا 1.2 فیصد ہیں جس سے پھر بینکاری شعبے کے ساتھ کمزور ربط کی عکاسی ہوتی ہے۔

9.5.1 کارکردگی کا جائزہ

گذشتہ چند برسوں میں عمومی بیمہ کمپنیوں کی نمو اور وسعت میں اضافہ ہوا ہے۔اس کا سبب سازگار معاشی ماحول، ایکویٹی منڈی میں تیزی کا رجحان اور بینکاری شعبے میں کار قرضوں کے جزدان میں اضافہ تھا،جس سے گاڑی کے بیمے کی طلب بڑھ گئی۔نمو کے اس دور اس وقت شدید دھچکا لگا جب 27 دسمبر 2007ء کو ملک کی سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو شہید کر دیا گیا اور پھر ہڑتالوں،فسادات اور طویل عرصے تک سیکورٹی کی صورتحال خراب رہنے سے بڑے پیمانے پر املاک وغیرہ کا نقصان ہوا۔دوسری جانب معیشت میں سست روی اور شرح سود میں اضافے کی وجہ سے کار مالکاری کے لیے طلب کم ہوگئی اور ساتھ ہی عمومی بیمہ پر بھی اثر پڑا۔ 27 دسمبر 2007ء کو ہونے والے واقعات کے نتیجے میں عمومی بیمہ شعبے پر 6 ارب روپے کے بیمہ دعوے کیے گئے اور شعبے نے مضبوط بیرونی نو بیمہ کاروں کی پشت پناہی میں اس کا انتظام کیا جس سے ادائیگی قرض کی صلاحیت پر خاص اثر نہیں پڑا۔2008ء کے وسط میں شعبے کو ایک اور دھچکے کا سامنا کرنا پڑا جب ایکویٹی منڈی کی قدر میں نمایاں کمی سے اس کی سرمایہ کاری جزدان کی قدر متاثر ہوئی۔حیاتی بیمے کی طرح عمومی بیمہ شعبے کا ارتکاز بھی زیادہ ہے جیسا کہ **جدول 9.8** میں دکھایا گیا ہے۔

جدول 9.8: عمومی بیمہ شعبے میں اثاثوں کا حصہ

سال	5 بڑی کمپنیاں	10 بڑی کمپنیاں
فیصد		
2002ء	76.0	85.8
2003ء	73.9	84.6
2004ء	72.5	83.4
2005ء	71.1	82.8
2006ء	74.0	85.4
2007ء	73.5	87.8
2008ء	70.0	79.8

ماخذ: ایس ای سی پی

شکل 9.7: عمومی بیمہ کمپنیوں کی ایکویٹی ساخت

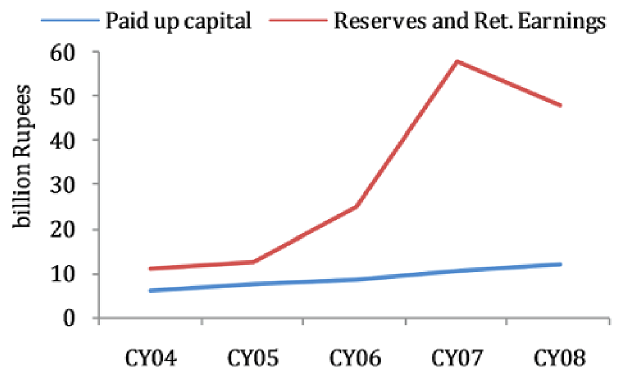

Source: Annual Audited Accounts of ICs

شکل 9.8: خالص پریمیم کی ہیئت ترکیبی

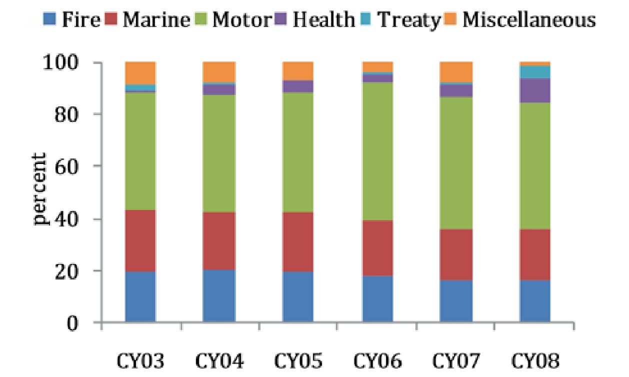

Source: Annual Account of ICs

سرمائے کی ساخت

2008ء میں کئی چیلنجز کے باوجود عمومی بیمہ شعبے نے اپنے اداشدہ سرمائے کی بنیاد کو بڑھا 348 ملین روپے کر دیا جبکہ 2007ء کے اختتام پر یہ 301 ملین روپے تھی۔تاہم بعض کمپنیوں نے ایس ای سی پی کی جانب سے متعین کیے گئے کم سے کم سرمائے کی شرائط کو تا حال پورا نہیں کیا ہے۔**شکل 9.7** سے ظاہر ہے کہ عمومی بیمہ شعبے کے اداشدہ سرمائے کی سطح اور ذخائر جس میں 2007ء میں 132 فیصد کی شاندار نمو ہوئی تھی 2008ء میں اس کے ذخائر اور آمدنی میں 20.0 فیصد کی منفی نمو دیکھی گئی۔عمومی بیمہ صنعت کے لیے ضوابطی ضروریات کے ساتھ مجموعی اداشدہ سرمائے کی بنیاد میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ایس ای سی پی کے حالیہ سرکلر[8] میں اسٹیٹ بینک میں رکھی گئی تمام بیمہ کمپنیوں کی لازم امانتوں کو 50 لاکھ روپے سے بڑھا کر ایک کروڑ روپے کر دیا گیا اور ضمانتی تحفظ کے لیے بیمہ کار کے اداشدہ سرمائے کا 10 فیصد اس کے علاوہ ہے۔

پریمیم اور دعووں کی ہیئت ترکیبی

عمومی بیمے کے مختلف زمروں میں گاڑی، آتشزدگی، بحری، صحت، یثاقی اور متفرق بیمہ شامل ہیں۔گاڑیوں کا بیمہ عمومی بیمے کا سب سے بڑا حصہ ہے۔2008ء کے اختتام تک عمومی بیمے میں اس کا حصہ کل خالص پریمیم کا 48.2 فیصد تھا۔اس کے بعد بحری اور آتشزدگی کا نمبر آتا ہے جن کا حصہ بالترتیب 19.8 فیصد اور 16.7 فیصد رہا۔باقی حصہ متفرق،صحت اور یثاقی بیمے کا ہے (**شکل 9.8**)۔

[8] ایس ای سی پی سرکلر نمبر 15 بتاریخ 7 جولائی 2008ء اور ترمیم بتاریخ 21 جولائی 2008ء۔

2008ء میں عمومی بیمے کے پریمیم میں گذشتہ سال کی طرح نمو کی رفتار برقرار نہ رہ سکی: 2004ء سے 2007ء تک خالص پریمیم میں 24.4 فیصد اوسط نمو ہوئی تھی جبکہ 2008ء میں صرف 10.9 فیصد نمو ہوئی۔ معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور کار مالکاری کی طلب میں کمی کے باعث نمو برقرار نہ رہ سکی۔

2008ء میں عمومی بیمے کے دعووں کا تناسب کم ہو کر 60.6 فیصد ہو گیا جبکہ 2007ء میں 64.4 فیصد تھا (**شکل 9.9**)۔ آئندہ اس شعبے کو امن و امان کی خراب صورتحال، بتدریج بہتر ہوتے ہوئے مگر کمزور معاشی حالات اور نو بیمہ پریمیم میں اضافے جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔

شکل 9.9: دعووں کا تناسب

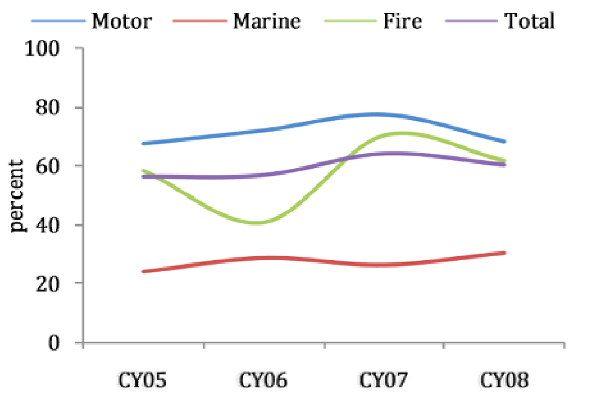

Source: Annual Audited Accounts of ICs

نفع آوری

2008ء میں عمومی بیمہ شعبے کو 4.1 ارب روپے کا خالص نقصان ہوا جبکہ 2007ء غیر معمولی سال تھا جس میں 56 ارب روپے سے زائد منافع ہوا تھا۔ **شکل 9.10** میں شعبے کے لیے منافع کے اہم ذرائع کو دکھایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء میں ذمہ نویسی کے فوائد میں بہتری آئی ہے۔ سرمایہ کاری جزدان میں 2007ء کے دوران 36.8 ارب روپے کے فائدے کے مقابلے میں 2008ء میں 4 ارب روپے کا نقصان ہوا۔ سرمایہ منڈیوں میں افراتفری اور شعبہ کارپوریٹ کی اوسطاً کم کارکردگی کے باعث سرمایہ کاری میں منفی نمو ہوئی۔

شکل 9.10: منافع کے اہم ذرائع

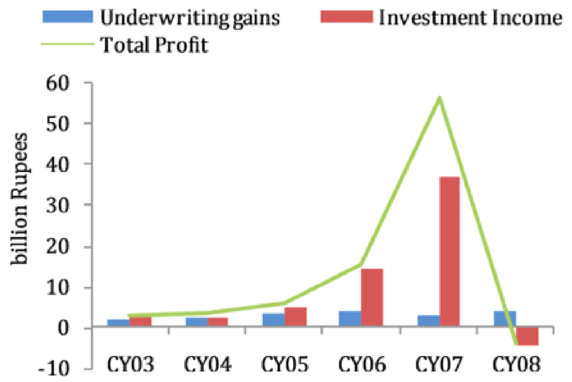

Source: Annual Audited Accounts of ICs

جدول 9.9 میں ملکیت کی ساخت کے لحاظ سے شعبے کا خالص منافع دکھایا گیا ہے۔ سرکاری اور بیرونی کمپنیاں محتاط سرمایہ کاری پالیسیوں کی بدولت 2008ء میں سرمایہ کاری میں ریکارڈ منافع کمانے میں کامیاب رہیں جبکہ نجی شعبے کو زیادہ منافع کی کوششوں اور جارحانہ سرمایہ کاری پالیسی کے باعث 5.2 ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔

جدول 9.9: عمومی بیمے کا خالص منافع (ارب روپے)

	2007ء	2008ء
سرکاری	22.2	1.1
بیرونی	0.1	0.1
نجی	33.8	-5.3
کل	56.2	-4.1

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

شکل 9.11 میں گذشتہ پانچ برسوں میں شعبے کو سرمایہ کاری پر حاصل ہونے والا منافع دکھایا گیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اس مدت کے دوران عمومی شعبے کو ایکویٹی منڈی میں تیزی اور شعبہ کارپوریٹ کی کارکردگی سے فائدہ ہوا ہے۔ 2006ء اور 2007ء میں عمومی بیمے میں سرمایہ کاری پر منافع 47.0 فیصد اوسطاً ریکارڈ کیا گیا لیکن ایکویٹی منڈی میں انتشار اور کارپوریٹ شعبے کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے ان کمپنیوں پر منفی اثرات پڑے جو

شکل 9.11: غیر حیاتی کمپنیوں کا سرمایہ کاری پر منافع

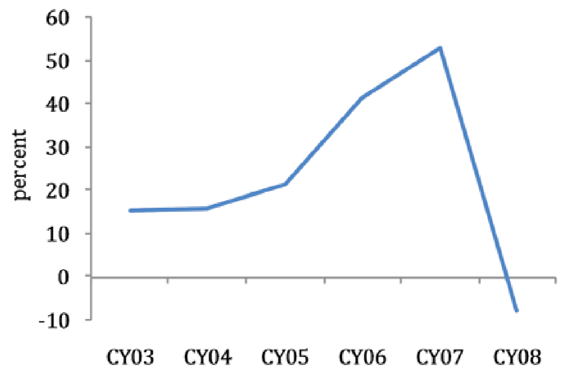

Source: Annual Audited Accounts of ICs

معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور امن وامان کی خراب صورتحال کے باعث مزید بڑھ گئے۔ 2008ء میں عمومی بیمے کو سرمایہ کاری پر 4.7 ارب روپے کا نقصان ہوا جس پر 7.8- فیصد منافع ہوا۔

عمومی بیمے کے مالی صحت کے اظہاریے

اس سیکشن میں عمومی بیمہ کمپنیوں کی مالی صحت کی جانچ کے لیے مالی صحت کے اظہاریوں کا مفصل جائزہ **جدول 9.10** میں دیا گیا ہے۔

جدول 9.10: عمومی بیمے کے لیے مالی صحت کے اظہاریے

فیصد

زمرہ	اظہاریہ	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
کفایت سرمایہ	سرمایہ / کل اثاثے	17.0	15.0	15.0	12.0	11.0	17.5	19.2
	اداشدہ سرمایہ / مجموعی ایکویٹی	40.6	37.6	36.1	32.5	32.0	14.1	18.0
	ایکویٹی کی شرح نمو	18.1	15.3	19.1	27.4	59.3	72.2	(9.8)
	اثاثوں کی شرح نمو	18.7	13.8	45.8	22.1	34.8	53.5	(7.4)
عملی تناسب	ذمہ نویسی اخراجات/مجموعی پریمیم	14.3	13.4	14.4	15.4	15.6	12.9	11.9
	دعوے کا تناسب	55.7	52.6	55.9	56.6	57.1	64.4	62.8
	اخراجات کا تناسب	8.0	9.0	11.0	24.0	8.0	8.2	8.3
	مشترکہ تناسب	63.7	61.6	66.9	80.6	65.1	72.6	71.1
آمدنی اور نفع آوری	سرمایہ کاری آمدنی/خالص پریمیم	26.0	28.0	30.0	31.0	71.0	158.7	(18.2)
	منافع کی شرح نمو	(12.3)	80.4	23.0	74.6	154.8	229.6	(107.3)
	اثاثوں پر منافع	5.7	9.0	7.6	10.9	20.6	46.3	(3.6)
نو بیمہ اور ایکچوئیریل	خطرے اور گرفت کا تناسب	60.0	50.0	50.0	70.0	50.0	52.5	63.2

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

2008ء میں کفایت سرمایہ کے اظہاریوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ سرمائے اور کل اثاثہ جات کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے لیکن اس کی وجہ سرمائے میں اضافہ نہیں، اثاثوں کی بنیاد میں کمی ہے۔ بینکوں کے صارفی مالکاری کاروبار خاص طور پر کار مالکاری میں، جو عمومی بیمے کے لیے پریمیم کا اہم ذریعہ ہے، سست روی کی وجہ سے عمومی بیمہ کاروبار میں کمی آئی ہے۔ عمومی بیمے کے عملی تناسبات میں معمولی بہتری دیکھی گئی ہے۔ دعووں کے تناسب میں 1.6 فیصد بہتری آئی جبکہ اخراجات کے تناسب میں صرف 10 بیسس پوائنٹس اضافہ ہوا۔ مجموعی خطرے اور گرفت کے تناسب میں 63.2 فیصد اضافہ ہوا ہے جس سے نو بیمہ کمپنیوں پر زیادہ انحصار کی عکاسی ہوتی ہے۔ 2008ء میں نقصانات کے باعث آمدنی اور نفع آوری کے تناسبات میں نمایاں بہتری نہیں آئی۔

9.6 نو بیمہ

نو بیمہ کار ادارے اولین بیمہ کاروں کے خاکۂ خطر اور مالی صحت میں بہتری کے ذریعے بیمہ منڈیوں میں استحکام لانے میں مدد کرتے ہیں۔ اس عمل میں یہ کمپنیاں علاقائی ارتکاز کو محدود کرتی ہیں اور اس کے نتیجے میں ذمہ نویسی کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ نو بیمہ کار ادارے خطرے کی منتقلی کی متبادل مصنوعات کی پیشکش اور سرحد پار براہ راست یا اپنے ذیلی ادارے یا شاخیں قائم کرکے خدمات فراہم کرتے ہیں۔ اپنے کاروبار کے انتظام میں نو بیمہ کار اپنی عالمی وسعت کے باعث علاقے کے مخصوص خطرات، کاروبار کی نوعیت اور علاقوں کے درمیاں ضوابط میں فرق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں نو بیمہ کاروں کی مکمل یا جزوی نگرانی کی جاتی ہے اور کچھ ریٹنگ ایجنسیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ بعض علاقوں میں نو بیمہ کار اداروں پر ممکنہ واجبات کا احاطہ کرنے کے لیے ضمانت فراہم کرنا لازمی ہے۔[9]

پاکستان میں صرف ایک نو بیمہ کمپنی ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ ہے جو ریاست کی ملکیت ہے۔ 2008ء میں کمپنی کے پاس شعبہ بیمہ کے کل اثاثوں کا 3.7 فیصد ہے۔ 2007ء میں نو بیمہ کمپنی کے کل اثاثے 12.5 ارب روپے تھے جبکہ 2006ء میں 10.4 ارب روپے تھے یعنی 20 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 9.11**)۔

2008ء میں ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے دعووں کا تناسب کم ہوکر 51 فیصد رہ گیا جبکہ 2007ء میں 55 فیصد تھا۔ خطرے اور گرفت کے تناسب میں اضافہ ہوا اور وہ 42

[9] نو بیمہ کاروں کی نگرانی کے لیے کم از کم شرائط کے اصول، اکتوبر 2002ء آئی اے آئی ایس۔

جدول9.11: پاکستان میں نو بیمہ کاروبار

ملین روپے

	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
اداشدہ سرمایہ	450	450	450	450	450	540	*3,000
محفوظ اور رکھی ہوئی آمدنی	796	981	1,306	1,789	2,280	5,827	4,266
سرمایہ کاریاں	1,905	1,886	2,719	2,873	3,588	6,412	5,459
مجموعی پریمیم	3,500	4,697	5,241	4,160	4,499	4,731	4,555
خالص پریمیم	1,588	1,447	2,289	2,005	1,415	1,695	1,896
خالص دعوے	848	1,011	1,329	823	777	931	962
انتظامی اخراجات	108	140	134	171	146	158	250
خالص منافع بعد از ٹیکس	297	333	325	594	672	3,727	886
کل اثاثے	4,192	6,232	6,613	5,634	6,464	10,447	12,528

* ایکویٹی بنیاد کو تقویت دینے کے لیے اداشدہ سرمایہ 540 ملین روپے سے بڑھ کر 3000 ملین روپے ہوگیا کیونکہ کمپنی ملک کے اندر اور باہر توسیع کی منصوبہ بندی کررہی ہے جس کی تفصیلات سالانہ آڈٹ رپورٹ میں ہیں۔

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

فیصد تک پہنچ گیا جیسا کہ **شکل 9.12** میں دکھایا گیا ہے۔نو بیمہ کے اخراجات میں کمی اور میثاقی پریمیم میں اضافے کے باعث مجموعی پریمیم کم ہوگیا لیکن خالص پریمیم میں اضافہ ہوا ہے۔

نو بیمہ شعبے کے بعد از ٹیکس منافع 2008ء میں کم ہوکر 886 ملین روپے ہوگیا جبکہ 2007ء میں 3.7 ارب روپے تھا۔اس فرق کی وجہ سرمایہ کاری آمدنی میں کمی ہے جو 2008ء کے اختتام پر صرف 846 ملین روپے تھی جبکہ اس سے گذشتہ سال 3.7 ارب روپے تھی جس کا سبب ایکویٹی منڈی کی کارکردگی میں تغیر پذیری ہے جس نے سرمایہ کاری پر ملنے والے منافع پر اثر ڈالا۔

شکل9.12:نو بیمہ گرفت

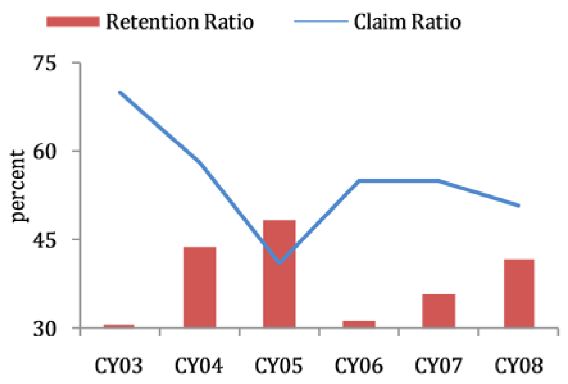

Source: Annual Audited Accounts of ICs

9.7 تکافل

تکافل عربی کے لفظ کفالہ سے نکلا ہے جس کے معنی باہمی ضمانت کے ہیں۔تکافل اسلامی بیمے کا ایک تصور ہے جس کی بنیاد اسلامی معاملات (افراد کے مابین تعلق) پر ہے اور اس میں شریعت کے اصول وضوابط کو مدنظر رکھا گیا ہے۔باہمی ضمانت کا تصور اسلامی تاریخ میں مختلف شکلوں میں رائج رہا ہے۔اصولی طور پر نظام تکافل بھائی چارے، باہمی اتفاق اور باہمی اعانت پر مبنی ہے جس میں شرکا کو ضرورت کے وقت باہمی مالی تعاون اور مدد فراہم کی جاتی ہے اور اس مقصد کے لیے شرکا باہم رضامندی کے ساتھ معاونت کرتے ہیں۔آج کل دو اقسام کے تکافل کام کررہے ہیں یعنی عمومی تکافل اور خاندانی تکافل۔عمومی تکافل میں کسی بھی نقصان یا خرابی کی صورت میں جائیداد اور واجبات کی قلیل مدتی حفاظت کی جاتی ہے۔اس میں تمام اقسام کے غیر حیاتی خطرات کا تحفظ شامل ہوتا ہے۔خاندانی تکافل موت، معذوری یا کٹھن حالات میں شرکا اور ان کے زیر کفالت افراد کے لیے طویل مدتی بچت اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ایس ای سی پی کی ضوابطی نگرانی میں 2006ء میں تکافل کاروبار کا آغاز ہوا۔ایس ای سی پی نے تکافل قوانین 2005ء کے تحت ضروری ضوابط اور محتاطیہ پالیسیاں جاری کی ہیں۔اس وقت شعبے میں 3 عمومی تکافل کمپنیاں[10] اور 2 خاندانی تکافل کمپنیاں[11] کام کررہی ہیں جن کے کل اثاثوں کی مالیت 2008ء کے اختتام پر 2.57 ارب روپے تھی۔یہ اثاثے مجموعی بیمہ شعبے کا 0.8 فیصد ہے جس میں گذشتہ سال کے مقابلے میں معمولی اضافہ ہوا ہے (**جدول 9.12**)۔اگرچہ تکافل کاروبار کو شروع ہوئے صرف دو برس ہوئے ہیں تاہم اس کے دعووں کا تناسب قدرے زیادہ ہے، گوکہ 2008ء میں کمی ہوئی۔پاکستان میں شریعت سے ہم آہنگ مالی خدمات آنے

[10] تکافل پاکستان لمیٹڈ، پاک کویت تکافل کمپنی لمیٹڈ اور پاک قطر جنرل تکافل لمیٹڈ۔

[11] پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ اور داؤد فیملی تکافل کمپنی۔

اوراس کی کامیابی سے متناسب مشترکہ ضمانتی مصنوعات کے لیے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔تکافل شعبے میں مسلسل تیزی دیکھی جارہی ہے اور یہ مجموعی اسلامی مالی نظام کا ایک اہم جز بنتا جارہا ہے جس میں اسلامی بیمہ منڈی کے نفوذ کی کم شرح کے باعث آئندہ برسوں میں ممکنہ بلند نمو کی عکاسی ہوتی ہے۔

حالیہ برسوں میں دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں تکافل کاروبار میں غیر معمولی نمو دیکھی گئی (شکل 9.13)۔ ایران، سعودی عرب، سوڈان، ملائیشیا اور متحدہ عرب امارات اس شعبے کے موجودہ قائدین ہیں۔ بڑھتی ہوئی آگاہی اور اسلامی مالی وثیقہ جات بشمول بیمہ کی طلب کے پیش نظر عالمی تکافل کا مستقبل روشن ہے۔ مالی اداروں کے لیے تکافل کا شعبہ کھولنے کے حوالے سے بہت امکانات ہیں۔

جدول 9.12: تکافل کمپنیوں کی مالی جھلکیاں

ملین روپے

	2007ء	2008ء
کل اثاثے	1,286.9	2,573.5
سرمایہ کاری	330.2	1,027.1
مجموعی حصہ	263.1	829.7
خالص حصہ	105.9	357.2
کل خالص دعوے	158.5	345.5
ذمہ نویسی نتائج	(54.5)	(103.1)
منافع بعداز ٹیکس	(35.8)	(146.8)
دعوے کا تناسب	149.6	96.7

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے

شکل 9.13: تکافل کمپنیوں کا جغرافیائی پھیلاؤ

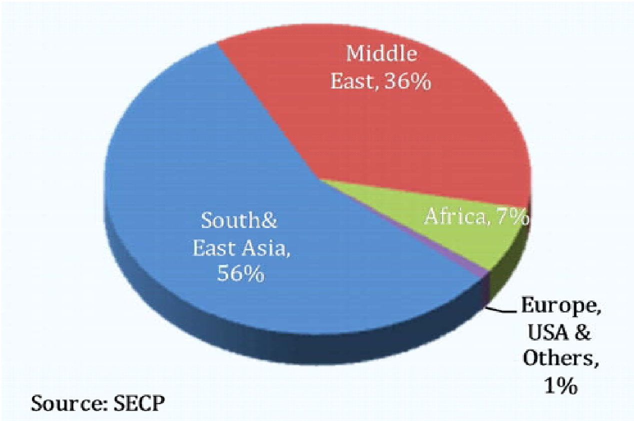

9.8 ماحصل

شعبہ بیمہ نے 2008ء کے دوران معاشی سرگرمیوں کی سست روی کے باعث درپیش مشکلات میں خاصی استقامت کا مظاہرہ کیا ہے اور جائزے کی مدت کے دوران مالی شعبے کے کل اثاثوں میں اس کا حصہ تھوڑا ہی کم ہوا ہے۔تاہم بیمے کا نفوذ بدستور 1.0 فیصد سے بھی کم ہے اور ضوابط کاروں کی طرف سے اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ بیمہ مصنوعات کی وسعت میں اضافہ ہوسکے۔

شعبہ بیمہ مالی شعبے کا واحد جز ہے جس میں حکومتی ملکیت کے ادارے چھائے ہوئے ہیں۔ اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی کی نجکاری ابھی تک زیر غور ہے اور مجوزہ اصلاحات پر عملدرآمد کی رفتار کم رہی ہے۔اس شعبے کے ارتکاز کے پیش نظر موجودہ کمپنیوں کی مضبوط مالی کارکردگی کے لیے ان اصلاحات کے ذریعے راستہ ہموار کر کے ہی کارکردگی اور مسابقت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

حوالہ جات

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف انشورنس سپروائزرز (آئی اے آئی ایس) (2002ء)، ''نو بیمہ کاروں کی نگرانی کی کم از کم شرائط کے اصول'' اکتوبر 2002ء۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف انشورنس سپروائزرز (آئی اے آئی ایس) (2004ء)، ''انٹرنیٹ پر بیمہ سرگرمیوں کی نگرانی کے اصول'' اکتوبر 2004ء۔

سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (2009ء)، ''دس سرفہرست بیمہ کمپنیوں کی رپورٹ'' مارچ 2009ء۔

سگما (2009ء) ''عالمی بیمہ 2008ء میں'' مارچ 2009ء۔

بینک دولت پاکستان (2004ء)، ''مالی شعبے کی جانچ 2004ء''۔

نگر، وڑمین (2005ء) ''شعبہ بیمہ اور مالی استحکام: عالمی تناظر اور اسرائیل کی صورتحال کا جائزہ'' بینک آف اسرائیل، نومبر 2005ء۔